ایک محرم راز کی حیثیت سے جو مبصرانہ کلام کیا ہے وہ علمی تاریخی اور پھر ادب وانشا کے اعتبار سے بھی اپنی ایک خاص انفرادیت رکھتا ہے، مصنف کا انداز تنقید قدیم یعنی شبلی اور حالی جیسا ہے، لیکن اس میں شک نہیں کہ اول تو یہ طرز جس میں کلام کے محسنات لفظیہ و معنوی سے بحث ہوتی ہے بجائے خود اہم ہے اور پھر مصنف نے ہر باب میں متعدد نکات ایسے بیان کیے ہیں جن سے تنقید جدید فائدہ اٹھا سکتی ہے، اس بنا پر کتاب خود تو اہم اور طبع جدید کی مستحق تھی ہی لائق مرتب نے علمی اور تحقیقی حیثیت سے کتاب کی اہمیت دوچند بلکہ چہارچند کر دی ہے، انھوں نے شروع میں چند صفحات کے دیباچہ کے بعد ایک طویل مقدمہ میں مولوی احمد دین کے حالات وسوانح اور ان کے علمی وادبی کارنامے غایت تحقیق اور کمال ژرف نگاہی سے لکھے ہیں اور آخر میں کتاب کے طبع اول اور طبع دوم میں جو اختلافات تھے لائق مرتب نے تقریباً دو سو صفحات میں ان کا ذکر کیا اور ان پر تعلیقات وحواشی بڑی کاوش اور محنت ودیدہ وری سے تحریر کیے ہیں، جو لوگ خواجہ صاحب سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ موصوف جب تک بال کی کھال نہیں نکال لیتے انھیں چین نہیں آتا، مثلاً: اگر ان کو یہ معلوم ہے کہ مولوی احمد دین کا تعلق فلاں اخبار سے بھی تھا تو اب خواجہ صاحب کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ یہ تعلق کب شروع ہوا اور کیوں ختم ہوا، اور اس کے تعلق کی مدت کتنے برس، کتنے مہینے، کتنے ہفتے، کتنے دن اور کتنے گھنٹے تھی، نیز یہ اخبار کب نکلنا شروع ہوا، کب اور کیوں بند ہوا وغیرہ وغیرہ۔ ان کا یہی انداز اس کتاب میں بھی ہے اس بنا پر نہ صرف اقبالیات بلکہ اردو زبان وادب کے ہر ریسرچ اسکالر کے لیے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

غالب اور صغیر بلگرامی از مشفق خواجہ صاحب، تقطیع متوسط، ضخامت ۲۰۴ صفحات، کتابت وطباعت اور کاغذ اعلیٰ، قیمت مجلد -/۲۵ روپے - پتہ: عصری مطبوعات اے/۳۲۲، بلاک ڈی، نارتھ ناظم آباد، کراچی -۳۳

صغیر بلگرامی غالب کے شاگرد بھی تھے اور مخدوم زادہ بھی، ان پر متعدد مقالات اور ایک